کاسٹک سوڈا کے شرعی احکامات

مولوی ہمایوں شاہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

کاسٹک سوڈا (Caustic soda) ایک غیر نامی مرکب ہے، اس کو سوڈیم ہائیڈرو آکسائیڈ بھی کہا جاتا ہے۔

اس کے حصول کا ایک ماخذ نمک ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ نمک کو پانی میں حل کرکے اس میں سے بجلی کی رو گزارتے ہیں تو کاسٹک سوڈا بن جاتا ہے۔

اس کے حصول کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یہ کیلشیم ہائیڈرو آکسائیڈ (جو کہ چونے سے بنتا ہے) اور سوڈیم کاربونیٹ (کھارا سوڈا) کو ملانے سے حاصل ہوتا ہے۔

اس کے ماخذ یا اس کے حصول کے مراحل میں کہیں بھی حیوانی اجزاء شامل نہیں ہوتے، بلکہ اس کا تمام تر تعلق جمادات سے ہے۔

کاسٹک سوڈا کا استعمال:

اس کا ایک نمایاں استعمال یہ ہے کہ یہ کھانے کے تیل/گھی میں کچھ مضرصحت اجزاء (Fatty Acid) کی مقدار کو کم کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

یہ ایک خاص طریقے سے تیل/گھی میں ملایا جاتا ہے، جس کے بعد یہ اپنے ساتھ (Fatty Acid) کو لے کر تیل/گھی سے خارج ہو جاتا ہے، تیل میں باقی نہیں رہتا۔

اس سے کوئی نشہ نہیں ہوتا (اگرچہ یہ کھایا نہیں جاتا) اس کو کھانا صحت کے لئے مضر ہے۔ مندرجہ بالا معلومات کی روشنی میں چند سوالات کے جوابات درکار ہیں:

سوالات:

۱...... کیا کاسٹک سوڈا حلال ہے؟

۲......اس کو تیل/گھی میں سے (Fatty Acid) کم کرنے کے لئے جو استعمال کیا جاتا ہے، کیا یہ استعمال شرعاً جائز ہے؟

۳......اس کو کپڑے اور منہ دھونے کے صابن میں ملایا جاتا ہے، اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

۴......اس کا انسانی جسم پر کسی بھی طرح کے خارجی استعمال کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۵......اس کا دواؤں میں استعمال ہو تو اس دوا کے کھانے کا کیا حکم ہے؟

۶......کاسٹک سوڈے کی طرح دیگر ایسی چیزیں جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان کے حصول یا تیاری کے مراحل میں آخر تک کسی حیوانی جزء کی آمیزش یا استعمال نہ ہو، ایسی تمام چیزوں کے کھانے یا ان کے خارجی استعمال کے احکام کیا ہوں گے؟

براہِ کرم جوابات دے کر ممنون فرمائیں۔ فقط والسلام: فصیح اللہ خان، جامعہ کراچی

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

۱،۲: ......کاسٹک سوڈا کے حلال یا حرام ہونے کا مدار صرف حیوانی اجزا کی آمیزش پر نہیں، بلکہ پاک ہونے یعنی نجاست ومضرت سے خالی ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔ سوال میں ذکرکردہ تفصیل کے مطابق اگر کاسٹک سوڈا نجاست سے پاک اور مضرت سے خالی ہے تو کاسٹک سوڈا حلال ہے اور اس کو تیل/گھی میں (Fatty Acid) کم کرنے کے لئے استعمال کرنا بھی جائز ہوگا۔

۳: ......جائز ہے۔

۴: ......جائز ہے۔

۵: ......جائز ہے۔

۶: ......وہ چیزیں جو حرام حیوان کے حرام اجزا کی آمیزش کے علاوہ نجاست ومضرت کے اجزا سے بھی خالی ہوں تو ایسی تمام چیزوں کے کھانے اور خارجی استعمال کی اجازت ہوگی۔

”قال الجصاصؒ تحت قوله تعالیٰ: ”یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَاتُ“ اسم الطیبات یتناول معنیین، أحدهما: الطیب المستلذ، والآخر: الحلال، وذلک لأن ضد الطیب الخبیث، والخبیث حرام، فإذا الطیب حلال، والأصل فیه الاستلذاذ، فشبه الحلال به فی انتفاع المضرة منهما جمیعا...... فقوله: ”قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَاتُ“ جائز أن یرید به ما استطبتموه واستلذتموه مما لا ضرر علیکم فی تناوله من طریق

الـدين، فيرجع ذلک إلى معنى الحلال الذى لاتبعة على متناوله، وجائز أن يـحتـج بـظـاهـره فـى إبـاحة جـمـيـع الأشيـاء المستلذة إلا ما خصـه الدليل''۔ (احکام القرآن للجصاصؒ،۲/۲۴۴،ط: قدیمی)

فتاویٰ شامی میں ہے:

''وهـكـذا يقول فی غيره من الأشياء الجامدة المضرة فی العقل أو غيره يـحـرم التناول القدر المضر منها دون القليل النافع، لأن حرمتها ليست لعينها بل لضررها''۔ (۶/۴۵۷،ط:سعید)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"سـئل عن بعض الفقهاء عن أكل طين البخارىٰ ونحوه قال لابأس بذلک مالم يضرهم، وكراهية أكله لاللحرمة بل لتهييج الداء". (۵/۳۴۱،ط:رشیدیہ)

الغرض کا سٹک سوڈا نجاست ومضرت سے خالی ہونے کی بنیاد پر حلال و پاک ہے۔اس کا خوردنی وظاہری استعمال ذکرکردہ تفصیلات کی روشنی میں جائز ہے۔فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد انعام الحق	ابوبکر سعید الرحمٰن	رفیق احمد	ہمایوں شاہ
			متخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی